محمد عمر فاروق

کرپشن .... ملکی وقومی بربادی کا نقطۂ آغاز

کرپشن دولت کی ہو یا اخلاقیات کی، قوموں کے زوال اور ان کی بربادی کا باعث بن جاتی ہے۔ کرپشن کی لعنت نہ صرف ہمارے معاشرے میں بلکہ ترقی یافتہ اور مہذب کہلانے والے ممالک اور اقوام میں بھی ناسور کی طرح پھیل رہی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہاں قانون اور روایات کا کچھ تسلسل موجود ہے۔ جن کی وجہ سے اس کی خرابیوں کے اثرات بد سے ممکن حد تک بچاؤ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ جبکہ ترقی پذیر ملکوں کے عوام اپنے ہی بھائی بندوں کے ہاتھوں مالیاتی اور معاشرتی پستیوں کی دلدلوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ جس کا کوئی حل، کوئی مداوا اور کسی قسم کا سدباب ہوتا توفی الحال نظر نہیں آتا۔

ایران کے شہنشاہ رضا شاہ پہلوی، انڈونیشیا کے صدر سوہارتو، فلپائن کی امیلڈا مارکوس اور پاکستان کے آصف زرداری اور عثمان فاروقی تک ملکی دولت اور وسائل کو بے دریغ لوٹنے والوں کی ایک طویل الف لیلائی داستان ہے۔ جس کے موجودہ مافوق الفطرت کردار ہوسِ زر اور دھن مایہ کے اندھے پجاری بلکہ خونی دیوتا ہیں۔ جو حرام خوری کے اس حد تک رسیا ہو چکے ہیں کہ ان کی زر و جواہر کی اندھی طلب سمندر کی پیاس کی طرح بجھنے میں نہیں آ رہی۔

جن درندوں کو انسانی خون کی چاٹ لگ جاتی ہے تو انہیں انسانوں کے علاوہ کوئی گوشت مزا نہیں دیتا۔ لیکن انسانی دو پایہ بھی عجیب خواہشات کا طومار رکھتا ہے۔ جب اسے اقتدار اور دولت پر شب خون مارنے کا چسکا پڑ جائے تو پھر سٹیٹ بینک تو کیا ورلڈ بینک کے خزانے بھی انہیں سیر نہیں کر سکتے اور طلب و رسد کا ایسا شیطانی چکر شروع ہوتا ہے کہ آخر انہیں قبریں ہی جا لیتی ہیں جہاں کے احتساب کا سامنا کسی کے بس میں نہیں ہو گا۔ مال و دولت جس کے لئے انہوں نے ہر ابلیسی ہتھکنڈا استعمال کیا تھا۔ اور جن سے انہوں نے اپنے سوئس بینک اور طلائی سکے ڈھالنے والی اتفاق فونڈریاں بھری تھیں جب روز قیامت ان کی بابت پوچھا جائے گا تو سب کے منہ پر مہر سکوت ثبت ہو گی اور دولت دنیا کے فرزندوں کو انہی کے خفیہ اثاثوں، ناجائز آمدنیوں اور کمیشنوں سے حاصل شدہ رقوم اور ان کے سونے چاندی کے ڈھیر کو دوزخ کی آگ میں تپا کر ان کے ماتھوں، پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا" یہ ہے جو تم نے اپنے واسطے ذخیرہ کیا تھا۔ سو جو کچھ ذخیرہ کر کے جمع کرتے رہے اس کا مزہ آج لو"۔ پھر پشیمانی ہو گی۔ لیکن بے فائدہ۔

یاد رکھیے! اسلام جائز طریقے سے دولت کمانے کی راہیں مسدود نہیں کرتا۔ بلکہ صرف دولت کے شخصی ارتکاز کی نفی کرتا ہے اور معاشرے کے تمام طبقات میں دولت کی یکساں منصفانہ تقسیم چاہتا ہے۔ سرمایہ داری اور سرمایہ پرستی آپس میں بالکل متضاد ہیں۔ معاشرے کا ایک ایسا فرد جسے اللہ نے اپنے فضل

یعنی دولت سے نوازا ہے۔ وہ اگر اس نعمت سے اپنے آس پاس کے نادار اور مساکین کو ان کا حق اور حصہ اداء کرتا ہے۔ اقربا سے حسن سلوک کرتا ہے تو اس کا یہ عمل اللہ کی بارگاہ میں پسندیدہ و مقبول ہے۔ دولت کے اس سرکل سے معاشرہ کے ہر رکن کی ضروریات زندگی کی تکمیل ہوتی ہے اور اونچ نیچ کے برعکس مساوات و برابری کی فضاء پیدا ہوتی ہے۔ اگر اس کی بجائے دولت ایک ہی فرد کی مٹھی میں بند ہو جائے تو پھر ناانصافی، ظلم اور طبقاتی ماحول کے برے اثرات جنم لیتے ہیں۔ جن کے سد باب اور بیخ کنی کے لئے ہی قرآن مجید بار بار انفاق فی سبیل اللہ کا حکم دیتا ہے۔

ناانصافی، بددیانتی اور کرپشن اسی وقت فروغ پاتی ہیں جب حقدار کو اس کے جائز حق سے بھی محروم کر دیا جائے۔ ظالم چاہے امیر ہو یا وزیر، تہی دست ہو یا صاحب حشمت نگر آخر فنا ہے۔ عربی کا مشہور مقولہ ہے کہ انصاف پسند کافر کی حکومت چل سکتی ہے۔ لیکن ظالم کی حکومت کو دوام نہیں ہوتا۔

کرپشن جدید عہد میں نئی نئی اشکال میں ڈھل چکی ہے میرٹ کے بغیر تقرری، چاہے وہ سفارش یا رشوت کے بل بوتے پر کی گئی ہو۔ ممبران اسمبلی اور حکام کے ایماء پر عدالتوں اور تھانوں میں بے گناہوں کو ناکردہ افعال پر تعزیریں، اعلیٰ طبقہ کی منہ زوریوں اور خرمستیوں سے چشم پوشی اور متوسط و نچلے طبقے کی ادنیٰ کمزوریوں پر موت کی سزائیں، غریب طلباء اور وڈیریوں کے بچوں کے لئے علیحدہ تعلیمی ادارے، ناداروں کے لئے سرکاری ہسپتالوں سے ادویات کی عدم دستیابی اور زرداروں کے لئے سرکاری خرچ پر بیرون ملک علاج کی سہولیات، ادویات اور اشیائے صرف میں ملاوٹ، تاج کمپنی اور کواپریٹو سوسائیٹیوں اور بینکوں کے نام پر اربوں روپے کی ملکی تاریخ کی سب سے بڑی کرپشن، ایسی معاشرتی برائیاں ہیں جو ہمارے رگ و پے میں سرایت کر چکی ہیں۔ اور جس کا جتنا بس چلتا بلاتفریق امیر و غریب، اس ناپاک و ملیچھ گنگا میں ہاتھ دھو رہا ہے۔ بلکہ غوطہ زنی اور اشنان کر کے ایک دوسرے سے جلب منفعت کی بازی لے جانے کی نہ ختم ہونے والی دوڑ میں شریک ہے۔

ملک کی یہ حالت تشویشناک حدوں کو پھلانگ رہی ہے اور ہمارے حکمران میاں محمد نواز شریف اکیسویں صدی میں داخلے کے لئے ''پروگرام ۲۰۱۰'' پر اکتفا کیے بیٹھے ہیں اور اپوزیشن لیڈر بے نظیر بھٹو آئندہ ہزار برسوں میں پیش آنے والے واقعات پر کتاب لکھنے میں مصروف ہیں۔ اندازہ لگائیے کہ ہم ماضی سے برگشتہ، حال سے غافل اور مستقبل سے کتنے پر امید ہو کر بیٹھے ہیں۔

قومی مسائل اور معاشرتی حقائق سے کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر لینے سے حقیقت جھٹلائی نہیں جا سکتی۔ تمام بحرانوں اور معاشی و اقتصادی پریشانیوں کا حل بدعنوانی کے مرتکب افراد کا بلاتفریق مکمل اور بے رحمانہ احتساب ہے۔ لیکن احتساب کرنے والے احتسابی عمل پہلے اپنی ذات سے شروع کریں اور اپنی ذات کو مثال بنا کر ہر ادارے کا زوردار احتساب کریں اور بددیانتوں، خائنوں، اور لٹیروں سے وطن عزیز کی

لوٹی ہوئی ایک ایک پائی وصول کر کے انہیں عبرت کا نشان بنا دیجئے۔ تاکہ پھر کوئی اس نیم جاں ملک کو شیرِ مادر سمجھ کر ہضم کرنے کی جرأت نہ کرسکے۔ یہ تبھی ممکن ہوگا۔ جب الٰہی احکامات کی پاسداری اور روز حشر اعمال کی جواب دہی کا یقین دل میں جاگزیں ہوگا۔ بصورت دیگر قرآن مجید فیصلہ دے چکا ہے۔ کہ
"جو قوم اللہ کے ذکر سے غافل ہوگی اس کی معیشت اس پر تنگ کردی جائے گی۔"

زبانِ خلق

گولارچی میں قادیانی وحید احمد کو دس سال قید بامشقت اور دس ہزار روپے جرمانہ کی سزا

مکرمی السلام علیکم

۲۱ اپریل کو حیدر آباد و میر پور خاص ڈویژن کی خصوصی عدالت کے جج جناب سلیم احمد نے گولارچی شہر ضلع بدین سندھ کے ایک قادیانی وحید احمد ولد نصیر انور شیخ کو جرم ثابت ہونے پر دس سال قید بامشقت اور دس ہزار روپیہ جرمانہ، عدم ادائیگی پر مزید ایک سال قید کی سزا سنائی ہے۔

تفصیلات کے مطابق ۸ مارچ ۱۹۹۸ء کو گولارچی کے قریب چک نمبر ۵۶ دیہہ ولہار کے کچھ ان پڑھ مسلمان علو پنھور ولد محمد ہاشم، بتھو بکھر عرف لائق گولارچی شہر میں آئے تو وحید احمد قادیانی نے ان کو اپنے پاس بلا کر پوچھا کیسے آنا ہوا؟ انہوں نے کہا کہ مردم شماری کے فارم پُر کرنے ہیں۔ قادیانی نے فارم لے کر ان کا نام پتہ پوچھا اور فارم پر درج کر کے ان کو دے دیئے دونوں مسلمان فارموں کی تصدیق کے لئے قریبی ڈاکٹر عبداللطیف بند پور کے پاس آئے۔ ڈاکٹر موصوف نے فارم پڑھے تو ان میں مذہب کے خانہ میں اسلام کی بجائے قادیانی لکھا ہوا تھا ڈاکٹر نے ان سے پوچھا کہ آپ مسلمان ہیں یا قادیانی؟ علو پنھور اور اس کے ساتھیوں نے بتایا کہ ہم مسلمان ہیں۔ ڈاکٹر نے ان کو بتایا کہ اس میں تو آپ کو قادیانی لکھا ہوا ہے۔ اس پر انہوں نے گولارچی شہر میں راقم محمد علی صدیق اور محمد سعید انجم سے ملاقات کی۔ ہم نے فوری ایکشن لے کر اس واقعہ کی اطلاع تمام شہر کے مسلمانوں کو دی تو پورا شہر سراپا احتجاج بن گیا ۱۲ مارچ کو شہر میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ احتجاجی جلسہ جلوس ہوا۔ انتظامیہ نے وحید احمد قادیانی کو گرفتار کیا اور اس پر ۲۹۵ الف کے تحت مقدمہ درج کر کے خصوصی عدالت میں بھیج دیا۔ تقریباً سوا ماہ کیس زیر سماعت رہا اس کے بعد ۱۴ اپریل کو گواہوں کے بیانات ہوئے اور ۲۱ کو خصوصی عدالت کے جج نے وحید احمد قادیانی کو جرم ثابت ہونے پر دس سال قید بامشقت اور دس ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی۔ عدم ادائیگی پر مزید ایک سال قید سزا کاٹنی ہوگی۔

قادیانی کو سزا ہونے کے بعد پورے شہر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور اسی دن بعد نماز عصر جامع مسجد مدینہ میں اظہار تشکر کا جلسہ ہوا جس سے راقم محمد علی صدیقی نے خطاب کیا

پاکستان میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں میں تیزی آگئی ہے۔ اس حوالے سے ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ احتساب قادیانیت کی جدوجہد تیز تر کردے۔ یہ تفصیل صرف اس لئے درج کی گئی ہے کہ مسلمان آئینی طور پر بھی قادیانیوں کا احتساب کریں۔ ادارہ نقیبِ ختم نبوت کا شکر گزار رہوں گا اگر وہ اپنے قارئین تک بھی اس تفصیل کو پہنچادے۔

والسلام طالبِ دعا محمد علی صدیقی (گولارچی ضلع بدین سندھ)